ہماری بقا، ترقی اور کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دعا اور محض دُعا پر ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ الٰہی سلسلے دعا کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

☆ غیریّت کے پردہ کو صرف دعا ہی چاک کر سکتی ہے۔

☆ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اکناف عالم میں اسلام کو پھیلانا ہے۔

☆ کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ ہم عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف جھکنے والے ہوں۔

☆ اے خدا ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل کر جو بنی نوح انسان کے دلوں کو بدل دیں۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں اپنے دوستوں کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بقا، ہماری ترقی اور ہماری کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دُعا اور محض دُعا پر ہے عقل بھی اس نتیجہ پر پہنچتی ہے اور قرآنِ کریم کی تعلیم بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے۔

عقلاً یہ بات اس طرح ہے کہ اس وقت ساری دنیا کی آبادی قریباً تین ارب کی ہے اس میں بڑے آباد ملک بھی ہیں مثلاً روس ہے چین ہے امریکہ ہے انگلستان ہے اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں اور ان میں بسنے والی اقوام میں بڑی کثرت سے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں اور کچھ ایسی اقوام بھی ہیں جن میں پڑھے لکھے افراد کی نسبت اپنی آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر تیس فیصدی آبادی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لکھ پڑھ سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نوے کروڑ انسان لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ اگر ہم ان میں سے ہر ایک انسان کے ہاتھ میں یہ پیغام پہنچانا چاہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اُمت محمدیہ میں اپنے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمایا ہے۔ آؤ اور اس کی طرف سے پیش کردہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکو اور اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے اس کے ذریعہ آج گاڑا ہے تا تم اپنی اس زندگی میں بھی کامیاب ہو اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کو پا سکو۔

تو صرف یہی پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں ایک دفعہ ۹۰ کروڑ آدمیوں کے لئے ایک ورقہ اشتہار دینا پڑے گا اور اس مختصر اشتہار پر جس کی تعداد ۹۰ کروڑ ہوگی کتابت وطباعت اور کاغذ کے خرچ کے علاوہ صرف پوسٹیج کے لئے (یعنی اس کی ترسیل کے لئے) جو ٹکٹ لگیں گے ہمیں ان کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اشتہارات کو ڈاک کے ذریعہ بھیجنے کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپیہ ہو تب کہیں جا کر ہم اس بات میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہر انسان کے ہاتھ میں صرف یہ پیغام پہنچا دیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک مامور مبعوث ہو چکا ہے۔ تم دین و دنیا کی فلاح اور حسنات کے حصول کے لئے اس کی آواز پر کان دھرو۔ ظاہر ہے کہ اتنے ذرائع ہمیں میسر نہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ہمیں صرف اس رقم کی ہی ضرورت نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دقتیں ہیں جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں مثلاً دنیا کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہے جو ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ جب اسے بات سنائی جائے تو وہ ہماری بات سننے کی بجائے ہمیں گالیاں دینے پر اُتر آتا ہے پھر دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہے کہ جو ظاہری اخلاق کا مظاہرہ کر کے ہماری بات تو سن لیتا ہے لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی بات سن لیں۔ انہیں بات کرنے سے منع نہ کریں لیکن ہمیں اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ پوری توجہ سے ان کی بات سنیں پھر جو لوگ ہماری بات کو سنتے ہیں اور توجہ سے بھی سنتے ہیں ان میں سے بھی بڑے حصہ کے دلوں کی کھڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کے قبول کرنے کے لئے ان کی شامت اعمال کی وجہ سے کھلتی نہیں۔ غرض ہماری راہ میں بڑی مشکلات ہیں اگر ہم محض اپنی تدابیر پر بھروسہ کریں تو ہماری ناکامی یقینی ہے۔ اس لئے ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ کامیابی کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو دیئے ہیں وہ محض ہماری تدبیر کی بناء پر اور محض ہماری کوشش کے نتیجہ میں پورے نہیں ہو سکتے ہمیں اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہئے۔ پس عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے کہ تدبیر پر بھروسہ رکھنا ہرگز درست نہیں۔

عقل کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو تعلیم دی ہے اس میں بھی وہ ہمیں یہی بتاتا ہے کہ فلاح اور کامیابی کے حصول کے لئے محض تدبیر کافی نہیں۔

الٰہی سلسلے دعا کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان کے آخر میں فرماتا ہے **قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا** (الفرقان: ۷۸) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول تو کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔ **لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ** لغت میں ہے **دَعَاهُ نَادَاهُ** اس نے اس کو

پکارا۔ رَغِبَ اِلَیْہِ (المنجد باب الدال) اس کی طرف رغبت کی اِسْتِعَانَہٗ (المنجد باب الدال) اس سے مدد چاہی ان معنوں کی رو سے اس حصہ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو اپنا مطلوب اپنا مقصود اور اپنا محبوب اس سے امداد حاصل کرنے کے لئے اور اس کی نصرت چاہنے کے لئے اسے نہیں پکارو گے تو مَایَعْبَؤُ ابِکُمْ رَبِّیْ اسے تمہاری کیا پرواہ ہوگی وہ یَعْبَؤُا کے مفہوم کے مطابق تم سے سلوک نہیں کرے گا عَبَاءَ یَعْبَؤُا کے لغت میں یہ معنی ہیں کہ

مَاعَبَأْتُ بِہٖ أی لَمْ اُبَالِ بِہٖ وأَصْلُہٗ مِنَ الْعَبْءِ أی الثِّقْلِ کَأَنَّہٗ قَالَ مَا أَرٰی لَہٗ وَزْنًا وَقَدْرًا قَالَ: (قُلْ مَا یَعْبَؤُبِکُمْ رَبِّیْ) وَقِیْلَ أَصْلُہٗ مِنْ عَبَأْتُ الطِّیْبَ کَاَنَّہٗ قِیْلَ مَایُبْقِیْکُمْ لَوْلَادُعَاءُ کُمْ، وَقِیْلَ عَبَأْتُ الجَیْشَ وَعَبَّأْتُہٗ ھَیَّئْتُہٗ، وَعَبْأَۃُ الجَاھِلِیَّۃِ مَاھِیَ مُدَّخَرَۃٌ فِی اَنْفُسِھِمْ مِنْ حَمِیَّتِھِمُ الْمَذْکُوْرَۃِ فِی قَوْلِہٖ: (فِی قُلُوْبِھِمُ الْحَمِیَّۃَ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ)۔

(المفردات راغب۔ کتاب العین صفحہ ۳۲۰)

ان معانی کی رو سے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عَبَاً کے مفہوم والا سلوک تم سے کرے گا سوائے اس کے کہ تمہاری دعا اس کے جلوہ حسن و احسان کو جذب کرلے۔ اب یَعْبَؤُا کے چار معنی بنتے ہیں۔

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تک تم میرے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ نہیں جھکو گے اور مجھ سے مدد طلب نہیں کرو گے اور میری قوت کاملہ پر بھروسہ نہیں کرو گے اور یہ یقین پیدا نہیں کرو گے کہ تم میرے فضل کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے اس وقت تک میری نظر میں تمہاری کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی اور تمہارے اعمال میری نظر میں کوئی وزن نہیں رکھیں گے۔

یَعْبَؤُا کے دوسرے معنوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ فرماتا ہے کہ جب تم دعا سے کام نہیں لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کے سامان نہیں کرے گا مَایُبْقِیْکُمْ لَوْلَا دُعَاؤُ کُمْ یعنی عاجزانہ دعاؤں کے بغیر تمہارے لئے قیّومیتِ باری کے جلوے ظاہر نہیں ہوں گے۔

تیسرے معنوں کی رو سے قُلْ مَایَعْبَؤُ ابِکُمْ رَبِّیْ کی یہ تفسیر بنے گی کہ تمہیں جان لینا چاہئے کہ تمہاری تیاریاں اس وقت تک تمہیں کامیابی کا منہ نہیں دکھا سکیں گی جب تک کہ آسمان سے ملائکہ کی افواج

کا نزول نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اذن اور حکم سے آسمان سے فرشتے اتریں اور تمہاری مدد کریں تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم دعا کے ذریعہ میری اس نعمت کو حاصل کرو۔ کیونکہ عَبَاْتُ الْجَیْشَ کے معنی ہیں هَيَّاتُهٗ یعنی لشکر کو پورے ساز وسامان کے ساتھ تیار کر دیا اور اسے حکم دیا کہ جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے حصول کے لئے باہر نکلے۔

چوتھے حمیت کے معنوں کی رو سے اس آیت کا یہ مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غیرت نہیں رکھے گا اور غیرت نہیں دکھائے گا جب تک کہ تم دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی غیرت کو تلاش نہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے۔

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۱۹۰۲ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۹)

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس غیریت کے پردہ کو صرف دعا ہی چاک کر سکتی ہے اگر تم دعاؤں کے ذریعہ اور میری محبت کے واسطہ سے میری مدد اور نصرت کے متلاشی ہوگے تو میں ایسے سامان پیدا کر دوں گا کہ ہمارے درمیان کوئی غیریت باقی نہیں رہے گی۔ تب میری غیرت تمہارے لئے جوش میں آئے گی اور تم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکو گے۔

غرض اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے وسیع مضامین بیان کئے ہیں۔ جن کا اختصار کے ساتھ میں نے ذکر کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ یعنی تم لوگ دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جماعت میں شامل نہیں ہوتے جو صبح وشام دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس بات کو جھٹلا رہے ہو کہ دعا کے بغیر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نہ اعمال کا کوئی وزن ہے اور نہ کسی قوم یا کسی انسان کی کوئی قدر و منزلت ہے تم اس بات سے بھی انکاری ہو کہ تمہاری مدد کے لئے خدائے قیوم کے حکم، منشاء اور ارادہ کی ضرورت ہے تم اس بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ انسان کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے جب اس کے مقصد کے حصول کے لئے آسمان سے ملائکہ کی افواج نازل ہوں اور وہ بنی نوع انسان کے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر دیں تم

اس بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ جب تک تم میں اور خدا تعالیٰ میں غیریت قائم رہے گی خدا تعالیٰ کی مدد نازل نہیں ہوگی۔

فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا چونکہ تم ان صداقتوں کو جھٹلا رہے ہو اس لئے تمہاری اس تکذیب اور انکار کے نتائج تمہارے ساتھ اور تمہاری نسلوں کے ساتھ ثابت اور دائم رہیں گے یعنی تمہیں اور تمہاری نسلوں کو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ جب تک کہ تم اپنی اصلاح نہ کرلو۔

لِزَامٌ کے ایک معنی موت کے بھی ہیں ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ تم اس بنیادی صداقت کو جھٹلاتے ہو اس لئے یاد رکھو فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا کہ جلد ہی تمہیں ہلاکت اور موت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ پھر لِزَاماً کے معنی اَلْفَصْلُ فِی الْقَضِيَّةِ (المنجد۔ باب اللام) کے بھی ہیں ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا میں اس وقت دو گروہ پیدا ہو گئے ہیں ایک گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ الٰہی سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اور ارادہ یہ ہے کہ وہ ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے اور اسلام کی اس تعلیم کو جاننے، اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے اور آنحضرت ﷺ کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لایا جاوے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام باوجود تدابیر کی کمی کے باوجود ذرائع اور وسائل کے فقدان کے دنیا پر غالب آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ماتحت ہی غالب ہوگا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ پہلے گروہ کے تمام دعاوی جھوٹے اور غلط ہیں اس گروہ کا ایک حصہ تو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ہی نہیں اور سارے مذاہب ہی جھوٹے ہیں اور مذہب کے نام پر کئے جانے والے جتنے دعاوی ہیں ہم کسی کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں پھر ایک گروہ اس جماعت کا وہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا ہے اور وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ خدا دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں مانتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہیں اور جو شریعت اور ہدایت آپؐ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو دی گئی ہے وہ بنی نوع انسان کی قیامت تک کی تمام الجھنوں کو سلجھانے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے پھر اس گروہ کا ایک حصہ وہ ہے جو اپنی زبان سے تو کہتا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے لیکن اپنی کسی باطنی یا ظاہری غفلت یا گناہ کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھ

سکتا یا سمجھ نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس مقصد اور غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ تمام اکناف عالم اور تمام اقوام عالم میں اسلام کو پھیلایا جائے حتیٰ کہ تمام ادیان باطلہ پر اس کا غلبہ ہو جائے۔ غرض یہ دو گروہ ہیں ان کے درمیان ایک قضیہ (جھگڑا) ہے اور یہ قضیہ ظاہر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرنے والا ہے کہ جماعت احمدیہ کا موقف ہی صحیح اور درست ہے اور یہ کہ یہ چھوٹی سی کمزور اور حقیر سمجھی جانے والی جماعت اموال نہ ہونے کے باوجود ذرائع و وسائل مہیا نہ ہونے کے باوجود اور دنیا میں کسی اقتدار اور وجاہت کے نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے کامیاب ہوگی کہ وہ اپنے رب کریم کی طرف جھکنے والی ہے اور ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا میرا یہ فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ عنقریب ہی وقت آنے پر تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے گا اور جب یہ حقیقت ہے کہ اگر دنیا کی ساری دولت بھی ہمارے پاس ہوتی، دنیا کے سارے اموال بھی ہمارے پاس ہوتے، دنیا کے اقتدار کے بھی ہم مالک ہوتے، دنیا کی ساری عزتیں اور وجاہتیں بھی ہمارے قدموں میں ہوتیں تب بھی ہم کسی تدبیر کے نتیجہ میں فلاح اور کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکتے تھے جب تک کہ ہم عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے رب کی طرف جھکنے والے نہ ہوتے اس کو اپنا مطلوب مقصود اور محبوب نہ بناتے اور اس سے مدد اور نصرت کے طالب نہ ہوتے اور اس بات پر پختہ یقین نہ رکھتے کہ کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں نصیب ہو سکتی ہے ہماری تدابیر اور ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ پس جب یہ حقیقت ہے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے ربّ کے حضور یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا! تو نے ہمیں تدبیر میسر نہیں کی لیکن تو نے ہمیں گداز دل عطا کئے ہیں۔ ہم کو منکسر مزاج دیئے ہیں ہم تیرے حضور جھکتے ہیں تو ہم پر فضل کر، تو ہم پر رحمت کی نگاہ کر، اور اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا کر دے جس مقصد کے لئے تو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔

تو ہمیں کامیابی عطا فرما اور پھر اے خدا! تو ہم پر ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں اور بنی نوع انسان کے دلوں پر ان کا تصرف ہو جائے حتیٰ کہ وہ ان دلوں کو تبدیل کر دے تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دلوں میں پیدا ہو جائے اور وہ جو آج تیرے خلاف باغیانہ خیالات رکھتے ہیں وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں اور اے خدا! جیسا کہ تیرا وعدہ ہے غلبہ اسلام کے دن

ہمیں جلد دکھا تا ہم تمام اکناف عالم میں

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کی صدا سننے لگیں اور تمام بنی نوع انسان اپنے محسن حقیقی محمد ﷺ سے محبت کرنے لگیں۔ خدا کرے کہ اس کے سامان جلد پیدا ہو جائیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱رمئی ۱۹۶۶ء)

☆......☆......☆